

75007- جن کپڑوں کے متعلق علم نہ ہو آیا یہ حلال میں استعمال ہونگے یا حرام میں ان کے فروخت کرنے کا حکم

## سوال

میں لیڈر اور جنپیٹس کی کئی ایک دو کانوں کا مالک ہوں جو مختلف مارکیٹوں میں واقع ہیں، میں نے ان حالات کا مطالعہ کیا ہے جن میں لیڈر مارکیٹ کرنا حلال ہیں، اور جب تاہر کو یہ علم ہو جائے کہ یہ بس خریدنے والا انہیں اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام میں استعمال کریکا تو اسے یہ بس فروخت کرنا جائز نہیں، لیکن تاہر یا مالزام کو یہ علم کیسے ہو گا کہ خریدار اسے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام میں استعمال کریکا، وہ اس طرح کہ فروخت کرنے والا ایسی حالت میں ہو کے اسے یہ علم نہ ہو کہ وہ ایسے کام میں استعمال کریکا؟

## پسندیدہ جواب

لیڈز بیس فروخت کرنے والے تاجر حضرات اپنی دو کانوں میں تین حالات سے خالی نہیں ہو سکتے:

پہلی حالت:

فروخت کرنے والے کے علم میں ہو یا اس کا غالب گمان ہو کہ یہ اس بس کا استعمال مباح اور جائز ہو گا، اور اسے کسی حرام کام میں استعمال نہیں کیا جائیگا، تو وہ یہ بس فروخت کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

## دوسرا حالت:

فروخت کرنے والے کو علم ہو یا پھر اس کا غالب گمان ہو کہ یہ بس اور کمپرے حرام کام میں استعمال ہونگے، یعنی عورت اسے پہن کر غیر محروم مردوں کے سامنے اظہار زینت کر گی، تو اس بس اور کمپرے کے فروخت کرنا حرام ہو گا۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۷۔ اور تم گناہ اور بُرائی اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو۔ (اللہمہ (2)).

فروخت کرنے والا تاہر بس اور کپڑے کی نوعیت اور اس بس کو خریدنے والی عورت کے حال سے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ اس کا استعمال کیسا ہو گا۔ تو بعض بس اور کپڑے ایسے ہیں جنہیں دیکھ کی عادتاً یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عورت چاہے جتنی بھی بے پرداز یہ بس اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے نہیں پہن سکتی، اور اسے پہن کر غصہ محمر اور ابجھی مر کے سامنے عورت کے لئے نکلا ممکن ہی نہیں۔

اور کچھ ایسے کپڑے اور بس ہیں جن کے متعلق فروخت کرنے والے کا غالب گمان اور بعض اوقات یقین ہوتا ہے کہ اسے خریدنے والی عورت اسے حرام کام میں استعمال کر لے گی۔

تو فروخت کرنے والے کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ خریدنے والی عورت کی حالت دیکھ کر جو اس کے غالب گمان میں آئے اس پر عمل کرے۔

اور بعض اوقات بس اور کپڑے کا استعمال مباح اور جائز یا پھر حرام استعمال بھی ہو سکتا ہے، لیکن عورتوں کے لیے پردے کا التزام، یا پھر حکومت کا انہیں سختی سے پرداہ کروانا اس بس کے حرام استعمال سے روک سختا ہے، تو اس حالت میں یہ بس فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔

تیسرا حالت:

فروخت کرنے والے کوشک اور تردد ہو کہ آیا یہ بس اور کپڑا مباح کام میں؟ اس لیے وہ بس اور کپڑا دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے، اور ان میں سے کسی ایک کو راجح کرنے میں کوئی قرینہ بھی نہ پایا جاتا ہو، تو اس حالت میں وہ بس اور کپڑا فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کیونکہ اصل میں بیع مباح ہے اور حرام نہیں، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَهَىٰنَا عَنِ الْمَحَاجَةِ فِي الْحَلَالِ الْمُحَرَّمِ﴾۔ البقرۃ (275)۔

اس لیے یہ بس اور کپڑا خریدنے والے کو چاہیے کہ وہاں استعمال کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے، اور اسے حرام طریقہ سے استعمال کرنا جائز نہیں۔

مندرجہ بالا سطور کی تائید میں ذیل میں چند ایک علماء کرام کے فتاویٰ جات پیش کیے جاتے ہیں:

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

عورتوں کی زیبائش والی اشیاء کی تجارت کرنے کا حکم کیا ہے، اور اسے ایسی عورت کو فروخت کرنے کا حکم کیا ہو گا جس کی حالت سے فروخت کرنے والے کو یہ معلوم ہے کہ یہ اسے استعمال کر کے بے پرد ہو کر غیر حرم مردوں کے سامنے سڑکوں پر گھومے گی، جیسا کہ اس کی حالت سامنے نظر آ رہی ہو، اور جس طرح کہ بعض علاقوں میں یہ بیماری اور مصبت عام ہو چکی ہے؟

کمیٹیٰ کے علماء کا جواب تھا:

"اگر تاجر کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا خریدار اسے اللہ تعالیٰ کے حرام کرده کام میں استعمال کریکا تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ اور برائی اور نظم و زیادتی پر تعاون ہوتا ہے۔

لیکن اگر تاجر کو علم ہو جائے کہ خریدنے والی عورت اس کے ساتھ اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار کر گی، یا پھر اس کے توپہ راس کی تجارت کرنا جائز ہے" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (67/13)۔

فتاویٰ کمیٹیٰ کے علماء سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

عورتوں کے مخصوص میک اپ کا سامان اور زیبائش کی اشیاء فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

یہ علم میں رہے کہ اسے استعمال کرنے والی اکثر عورتیں بے پرد اور فاجر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں ہوتیں ہیں جو ان اشیاء کو اپنی خاوندوں کے علاوہ کسی اور کسے سامنے زیبائش اختیار کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے؟

کمیٹیٰ کے علماء کا جواب تھا:

"اگر تو معاملہ بالکل ایسے ہی ہو جیسا سوال میں بیان ہوا ہے اور جب ان کی حالت سے یہ معلوم ہوتا ہو تو پھر ان کو یہ اشیاء فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ گناہ و برآئی اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہو گئی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس سے منکر تھے ہوئے فرمایا ہے:

﴿اُر تم گناہ و برآئی اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو﴾۔ المائدہ (2). انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ ولافتاء (13/105).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

مختلف قسم کی تنگ اور چست لیڈر پٹلوں جسے جیز، اور اسٹرلش وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

اور اسی طرح پورا سیٹ جو شرٹ اور پٹلوں اور اونچی ایڑی والے جو تے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

اور اسی طرح بالوں کو رنگنے کے لیے مختلف قسم کے رنگ اور کریم خاص کر عورتوں کے لیے مخصوص کی فروخت کا حکم بھی بتائیں؟

شفاف قسم کا لیڈر کپڑا جسے شیفون کے نام سے موسم کیا جاتا ہے، اسی طرح آدھے بازو والی فرائی اور اس سے بھی پھٹوٹے بازو یا بغیر بازو اور پھٹوٹے لیڈر غرارے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

ہر وہ چیز جو حرام طریقہ پر استعمال کی جاتی ہو، یا غالب گمان ہو کہ یہ حرام میں استعمال ہو گا؛ تو اسے تیار کرنا اور باہر سے منگوانا اور اسے فروخت کرنا، اور مسلمانوں میں اس کی ترویج کرنا حرام ہے۔

آج بہت سی عورتیں اس میں پڑھلی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صحیح راہ کی طرف بدایت دے، وہ شفاف اور باریک اور تنگ اور چست اور باریک اور باہر سے منگوانا اور باہر سے فروخت کرنے کے لیے مخصوص کی فروخت کا حکم مددوں کے سامنے عیاں ہوتی ہے۔

شیعہ الاسلام بان تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

"ہر وہ بس جس کے متعلق غالب گمان ہو کہ اسے پہن کر معصیت میں تعاون لیا جائیگا، تو جو شخص اس سے معصیت و نافرمانی اور ظلم میں مدد اور معاونت حاصل کرے اس کے لیے اسے فروخت کرنا اور اسے سلانی کر کے دینا جائز نہیں۔"

اسی لیے جس کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ اس کے ساتھ شراب نوشی کریکا اسے روٹی اور گوشت فروخت کرنا مکروہ سمجھا ہے، اور جس کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ یہ خوشبو جات شراب نوشی اور فاشی میں استعمال کریکا تو اسے یہ فروخت کرنی مکروہ ہے، اور اسی طرح ہر وہ چیز جو حاصل میں مباح ہو جس اس کے متعلق علم ہو جائے کہ اس سے معصیت و نافرمانی میں معاونت حاصل کی جائیگی۔"

تو ہر مسلمان تا جر پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا واجب اور ضروری ہے، اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوتے وہ صرف وہی چیز تیار کرے یا فروخت کرے جس میں مسلمانوں کا بھلا اور ان کی خیر و بھلائی ہو، اور ہر اس چیز کو ترک کر دے جس میں مسلمانوں کا نقصان اور انہیں ضرر پہنچتا ہو، اور حرام سے اجتناب کر کے حلال پر ہی اکتفا کرنے میں غنا اور اللہ

کی رضا ہے۔

۔۔۔ اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کریگا اللہ تعالیٰ اس کے لیے چکارے کی راہ نکال دے گا، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیگا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔) الطلق (2-3)۔

اور یہی خیر خواہی ایمان کا تقاضا بھی ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔۔۔ اور مومن مرد اور مومن عورت میں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔) التوبہ (71)

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان یہی ہے :

"دین خیر خواہی ہے"

صحابہ نے عرض کیا کس کے لیے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ کے لیے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مسلمان اماموں اور حکمرانوں کے لیے، اور عام مسلمان لوگوں کے لیے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

اور جریر بن عبد اللہ الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں نماز کی پابندی کروں گا، اور زکاۃ ادا کروں گا، اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کروں گا"

متفق علیہ

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی سابقہ کلام :

"اور اس لیے انہوں نے ایسے شخص کے لیے روٹی اور گوشت فروخت کرنا مکروہ سمجھا ہے جس کے متعلق علم ہو جائے کہ وہ اس پر شراب نوشی کریگا... ایج"

سے کہا ہے تحریکی مراد ہے، جیسا کہ دوسرے مقام پر شیخ رحمہ اللہ کے فتاویٰ جات سے معلوم ہوتا ہے "انتہی"۔

ویکھیں : فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (13/109).

واللہ اعلم۔